سورة العلق

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّکَ الَّذِیۡ خَلَقَ ۚ (۱) خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ مِنۡ عَلَقٍ ۚ (۲)

اِقۡرَاۡ وَ رَبُّکَ الۡاَکۡرَمُ ۙ (۳) الَّذِیۡ عَلَّمَ بِالۡقَلَمِ ۙ (۴) عَلَّمَ الۡاِنۡسَانَ مَا لَمۡ

یَعۡلَمۡ ؕ (۵) کَلَّاۤ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَیَطۡغٰۤی ۙ (۶) اَنۡ رَّاٰہُ اسۡتَغۡنٰی ؕ (۷) اِنَّ اِلٰی

رَبِّکَ الرُّجۡعٰی ؕ (۸) اَرَءَیۡتَ الَّذِیۡ یَنۡہٰی ۙ (۹) عَبۡدًا اِذَا صَلّٰی ؕ (۱۰)

اَرَءَیۡتَ اِنۡ کَانَ عَلَی الۡہُدٰۤی ۙ (۱۱) اَوۡ اَمَرَ بِالتَّقۡوٰی ؕ (۱۲) اَرَءَیۡتَ اِنۡ کَذَّبَ

وَ تَوَلّٰی ؕ (۱۳) اَلَمۡ یَعۡلَمۡ بِاَنَّ اللّٰہَ یَرٰی ؕ (۱۴) کَلَّا لَئِنۡ لَّمۡ یَنۡتَہِ ۬ۙ لَنَسۡفَعًۢا

بِالنَّاصِیَۃِ ۙ (۱۵) نَاصِیَۃٍ کَاذِبَۃٍ خَاطِئَۃٍ ۚ (۱۶) فَلۡیَدۡعُ نَادِیَہٗ ۙ (۱۷)

سَنَدۡعُ الزَّبَانِیَۃَ ۙ (۱۸) کَلَّا ؕ لَا تُطِعۡہُ وَ اسۡجُدۡ وَ اقۡتَرِبۡ ؅ (۱۹) السجدۃ ع

مطالعہ حدیث

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ قَالَ

كَلِمَاتٌ لَا يَتَكَلَّمُ بِهِنَّ أَحَدٌ فِي مَجْلِسِهِ عِنْدَ قِيَامِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِلَّا كُفِّرَ بِهِنَّ عَنْهُ وَلَا يَقُولُهُنَّ فِي مَجْلِسِ خَيْرٍ وَمَجْلِسِ ذِكْرٍ إِلَّا خُتِمَ لَهُ بِهِنَّ عَلَيْهِ كَمَا يُخْتَمُ بِالْخَاتَمِ عَلَى الصَّحِيفَةِ

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

سنن ابوداؤد:جلد سوم:حدیث نمبر 1453

چند کلمات ایسے ہیں کہ نہیں پڑھے گا کوئی بھی ان کلمات کو اپنی مجلس سے اٹھتے وقت تین مرتبہ مگر یہ کہ ان کلمات سے کفارہ ہو جائے گا۔ (اس مجلس کے گناہوں کا) اور یہ کلمات نیکی و ذکر الٰہی کی مجلس میں کہے جائیں تو یہ اس مجلس پر ان کلمات سے مہر لگ جائے گی جیسے کہ انگوٹھی سے کتاب پر مہر لگائی جاتی ہے وہ کلمات ہیں... سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ.....

سورۃ العلق

- سورۃ کا نام **الْعَلَقِ**، جو اس سورۃ کی دوسری آیت میں مذکور ہے
- اسے **اِقْرَأ** کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔
- **زمانہ نزول**
  - اس سورۃ کے دو حصے ہیں۔ پہلا حصہ پانچ آیتوں پر مشتمل ہے اور دوسرا حصہ بعد کی آیات پر
  - پانچ آیتوں کے بارے میں صحیحین اور دوسری معتبر روایات اور جمہور سلف وخلف کا اس بات پر اتفاق ہے کہ وحی کی ابتداء ان ہی پانچ آیات سے ہوئی
  - دوسرا حصہ (آیت ٦ سے ١٩ تک) بعد میں مکہ میں اس وقت نازل ہوا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حرم میں نماز پڑھنا شروع کی اور ابو جہل نے آپؐ کو دھمکیاں دے کر اس سے روکنے کی کوشش کی

سورۃ العلق

- سورۃ العلق کی پچھلی سورۃ التین کے مضمون سے مشابہت ہے
- پچھلی سورۃ میں تاریخی شواہد اور فطرتِ انسانی کی اعلیٰ ساخت سے دلائل کہ انسانی فلاح اس میں ہے کہ وہ ایمان اور عمل صالح اختیار کرے
- جو لوگ یہ راستہ اختیار نہیں کرتے۔ تباہی ان کا مقدر اور اسکے ذمہ دار وہ خود
- اس سورۃ میں قریش اور اس کے سرداروں کو تنبیہ کہ یہ سیدھی راہ اختیار کرنے کی بجائے الٹی چال چال رہے ہیں
- اللہ کا یہ بندہ (محمد ﷺ) جو صحیفہءِ ہدایت لیکر آیا ہے - ان کے لیئے ایمان اور عملِ صالح کی راہ کھول رہا ہے لیکن طغیان میں یہ اس کے جانی دشمن بن گیئے
- انجام کار — ان کی گناہ گار پیشانیوں سے پکڑ کر عنقریب انہیں گھسیٹا جائے گا

سورة العلق

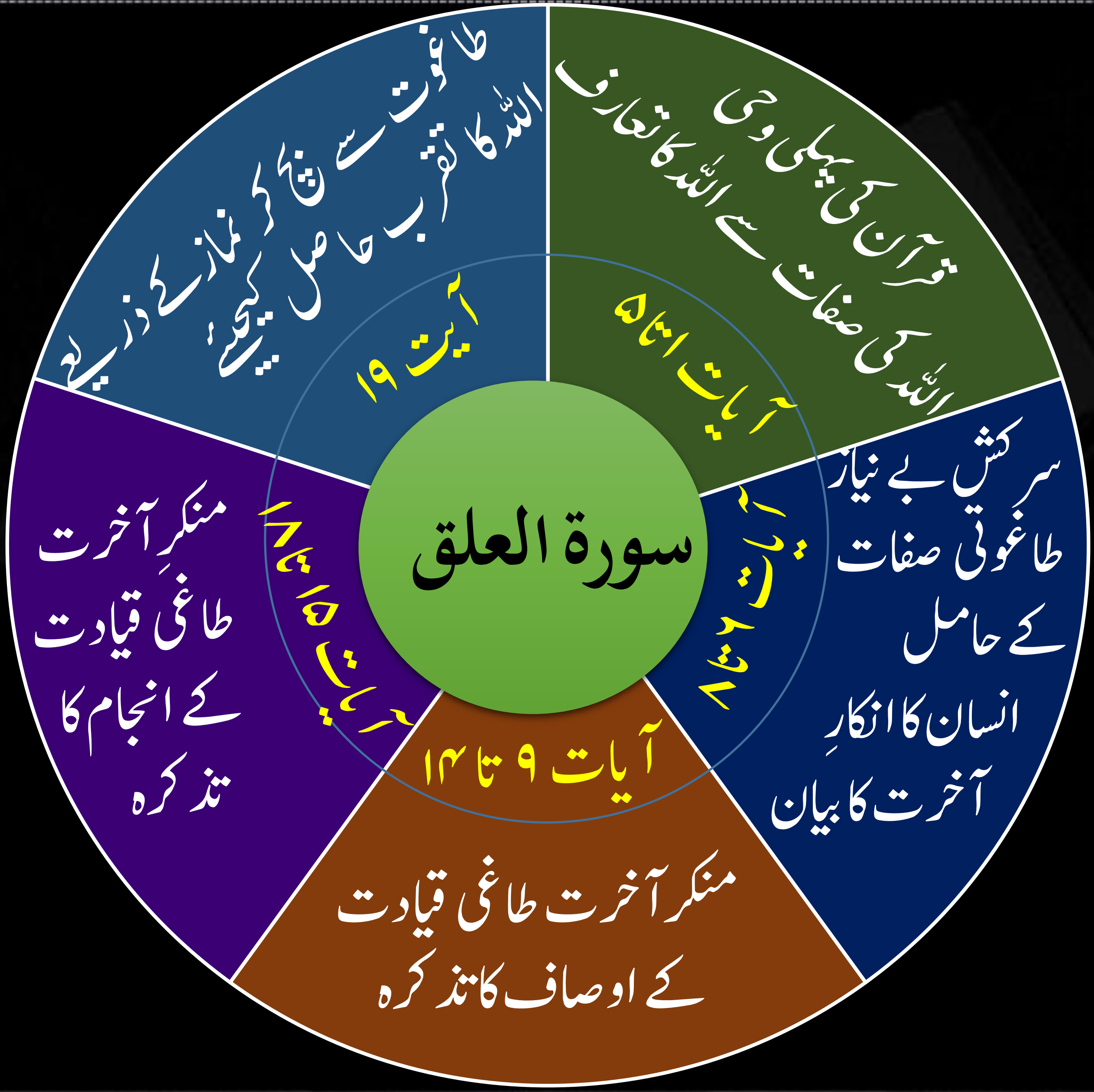

سورة العلق
قرآن کی پہلی وحی
اللہ کی صفات سے اللہ کا تعارف
آیات ۱ تا ۵
سرکش بے نیاز
طاغوتی صفات
کے حامل
انسان کا انکارِ
آخرت کا بیان
آیات ۶ تا ۸
منکر آخرت طاغی قیادت
کے اوصاف کا تذکرہ
آیات ۹ تا ۱۴
منکرِ آخرت
طاغی قیادت
کے انجام کا
تذکرہ
آیات ۱۵ تا ۱۸
طاغوت سے بچ کر نماز کے ذریعے
اللہ کا تقرب حاصل کیجئے
آیت ۱۹

اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّكَ الَّذِىۡ خَلَقَ‌ۚ ﴿۱﴾ خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ مِنۡ عَلَقٍ‌ۚ ﴿۲﴾

اِقۡرَاۡ - آپ پڑھیئے   مادہ ۔ ق ر أ

- قَرَأَ يَقرَأ ، قِراءَةً و قُرْآنًا لکھی ہوئی تحریر پڑھنا، تحریر کے بغیر پڑھنا

بِاسۡمِ رَبِّكَ - اپنے رب کے نام کے ساتھ

الَّذِىۡ خَلَقَ ۔ جس نے پیدا کیا

خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ - پیدا کیا انسان کو

مِنۡ عَلَقٍ ۔ علق سے (معلق خون / لوتھڑے سے)   Clinging Clot, Clot

- علق جونك (کو انسانی جسم سے چپک کر خون چوستی ہے)
- انسانی جنین کی ابتدائی شکل ۔جونك سے مشابہت کی بنا یہ نام !

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۚ ١ خَلَقَ
الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ ٢

پڑھو (اے نبیؐ) اپنے رب کے نام کے ساتھ جس نے پیدا کیا
جمے ہوئے خون کے ایک لوتھڑے سے انسان کی تخلیق کی

Read! in the name of thy Lord and Cherisher, Who created-Created man, out of a (mere) clot of congealed blood

محمد اقبال

اِقۡرَاۡ وَ رَبُّكَ الۡاَكۡرَمُۙ ﴿۳﴾ الَّذِىۡ عَلَّمَ بِالۡقَلَمِۙ ﴿۴﴾ عَلَّمَ الۡاِنۡسَانَ مَا لَمۡ يَعۡلَمۡؕ

اِقۡرَاۡ - پڑھیئے

وَ رَبُّكَ الۡاَكۡرَمُ - اور آپؐ کا رب ہی سب سے زیادہ کریم ہے

الَّذِىۡ عَلَّمَ - وہ جس نے سکھایا

بِالۡقَلَمِ - قلم کے ذریعہ سے

عَلَّمَ الۡاِنۡسَانَ - سکھایا انسان کو

مَا لَمۡ - جو نہیں

يَعۡلَمۡ - جانتا تھا

اِقۡرَاۡ وَ رَبُّكَ الۡاَكۡرَمُ ۙ ﴿۳﴾ الَّذِىۡ عَلَّمَ بِالۡقَلَمِ ۙ ﴿۴﴾

عَلَّمَ الۡاِنۡسَانَ مَا لَمۡ يَعۡلَمۡ ؕ ﴿۵﴾

پڑھیئے اور آپ کا رب سب سے بڑھ کر کرم والا ہے

جس نے قلم کے ذریعہ سے علم سکھایا

انسان کو وہ علم دیا جسے وہ نہ جانتا تھا

Proclaim! And thy Lord is Most Bountiful,

He Who taught (the use of) the pen

Taught man that which he knew not.

پہلی پانچ آیات

- یہ آیات آپ ﷺ پر پہلی وحی کے موقع پر نازل ہوئیں
- پہلی وحی کے نزول کا واقعہ..... احادیث میں.....
- حدیث کی متعدد کتب میں صحیح مستند روایات کے ساتھ یہ واقعہ مذکور
- بخاری، مسلم، امام احمد، نسائی، ابن جریر، عبدالرزاق، طبرانی، عبد بن حمید، ابن المنذر، ابن مردویہ
- پہلی وحی کے بارے میں بعض مفسرین کی کچھ دوسری (شاذ) آراء بھی ہیں
- ان میں المدثر کی پہلی سات آیات، الفاتحہ اور المزمل شامل ہیں
- قرآن پڑھنے کی ہدایت- انسان کے خالق کی کرشمہ سازی کا ذکر جو اسکی تخلیق میں نمایاں ہے- علم حقیقی کی دولت سے نوازے جانے کی خوش خبری

پہلی پانچ آیات

- آپ ﷺ پر وحی کا آغاز - کائنات اور انسانی تاریخ کا عظیم ترین واقعہ – جسکی عظمت انسانی احاطۂ خیال سے باہر
- اپنی حقیقت کے اعتبار سے بھی عظیم ہے اور اپنے مفہوم کے اعتبار سے بھی
- انسانوں کی زندگی پر اس کے جو آثار مرتب ہوئے اس اعتبار سے بھی عظیم
- انسانیت کی زندگی میں اس واقعہ کے نتیجے میں کیا تغیر رونما ہوا؟
- تاریخ کا دھارا بدل گیا، انسانی ضمیر کے خطوط بدل گئے، وہ قبلہ متعین ہو گیا جس کی طرف انسان نے رخ کرنا تھا اور جس سے انسانوں نے اقدار کے تصورات اور پیمانے اخذ کرنے تھے۔

پہلی پانچ آیات (ف ظ ق)

- اس انقلابی سفر کی مسافت کو کسی دنیاوی معیار سے نہیں ناپا جاسکتا
- یہ ضمیر کا سفر تھا - یہ ایک مکمل تبدیلی اور انقلاب تھا
- زمینی اور مادی پیمانوں کی جگہ آسمانی پیمانے آگئے (وہم و گمان کی جگہ یقین)
- زندگی خواہشات نفس کے اندھیروں کی بجائے وحیِ الٰہی کے نور میں جگمگانے لگی
- لوگ جاہلیت کا سفر کرکے اسلام میں داخل ہو گئے
- کفر و شرک سے چل کر لوگ ربانیت میں داخل ہو گئے
- اس کے اثرات انسانی زندگی کو اُس لمحے سے لیکر آج تک متاثر کر رہے ہیں

پہلی پانچ آیات

- کائنات کی عام تخلیق کے ذکر کے بعد خاص طور پر انسان کی تخلیق کا ذکر
- کیونکہ انسان ہی اس کائنات کا گل سر سبد ہے۔
- خلافتِ ارضی کا تاج اسی کے سر پر۔اسی کے ذریعے سے زمین پر اللہ تعالیٰ کے احکام کی تبلیغ اور تنفیذ۔اور اسی کے لیئے آخری رسول بھیجا اور یہ کتاب
- یہ اپنے مادہ تخلیق پر غور کرے کہ وہ پانی کے ایک حقیر قطرے سے جمے ہوئے خون کی شکل اختیار کرتا ہے پھر بتدریج انسانی شکل اختیار کرتا ہے
- سمیع و بصیر اور علیم و فعیل انسان کی شکل میں دنیا میں
- اس ذات کے سامنے سر کشی؟ اگر وہ یہ سب کچھ کر سکتا ہے تو اسکی قدرت سے کیا بعید ہے؟

الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۙ﴿۴﴾ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ؕ﴿۵﴾

- قلم علم کی اشاعت کا محفوظ اور اہم ترین ذریعہ - تخلیق انسانی کے بعد اس کی تعلیم کا بیان - یہاں قلم اور علم دونوں کو آپس میں لازم و ملزوم قرار دیا
- حدیث میں ہے، سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے قلم کو پیدا کیا اور اس کو حکم دیا کہ لکھے، اس نے تمام چیزیں جو قیامت تک ہونے والی تھیں لکھدیں، یہ کتاب اللہ تعالیٰ کے پاس عرش پر ہے (قرطبیؒ)
- امی عربوں پر ایک عظیم احسان - اور اس طرف اشارہ بھی کہ آپؐ پر اترنے والی وحی قلم کے ذریعے محفوظ کردی جائے گی۔
- وحی کو محفوظ کرنے کا یہ اہتمام اس سے پہلے کسی قوم کے لئے بھی نہیں کیا گیا
- آپؐ کی زبانِ مبارک سے نکلا ہوا ہر لفظ بھی قلم کے ذریعے سے محفوظ ہو گا

الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۙ﴿۴﴾ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ؕ﴿۵﴾

- اللہ تعالیٰ کا احسان یہ ہے کہ انسان در حقیقت جب دنیا میں آیا تو وہ کچھ نہ جانتا تھا۔ اس نے انسان کو حواس، عقل، شعور اور علم عطا کیا اور اس کی مشیت سے اس علم کا ارتقاء ہر آن ہو رہا ہے
- انسان کی ایجادات واکتشافات اور ترقی اس کی ذات کا کرشمہ نہیں — ان تمام علوم کی کلید انسان کے ہاتھ میں اللہ نے دی
- "اور انسان کو وہ کچھ سکھایا جو انسان نہ جانتا تھا"۔ چناچہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کے قلب مبارک نے عالم بالا کے ابتدائی لمحات ہی میں اس حقیقت کو اخذ فرمایا اور آپؐ کی سوچ، آپؐ کے تصرفات، آپؐ کے کلام اور آپؐ کے عمل اور آپؐ کے رخ پر اور آپؐ کی پوری زندگی میں یہ شعور چھایا رہا۔ کیونکہ یہ ایمان کا پہلا اصول تھا

الَّذِیۡ عَلَّمَ بِالۡقَلَمِ ۙ ﴿۴﴾ عَلَّمَ الۡاِنۡسَانَ مَا لَمۡ یَعۡلَمۡ ؕ ﴿۵﴾

- آپؐ کے احکام آپ کے مناہی، اسلامی قوانین کی وضاحت، اور تمام دوسری ہدایات دراصل ذکر الٰہی ہی کے پہلو تھے
- اللہ کے اسماء و صفات بیان کرنا، اللہ کے احکام اور شریعت کے مسائل بیان کرنا، انجام بد سے ڈرانا وغیرہ سب باتیں اللہ کا ذکر ہی تھیں
- پھر اللہ کی نعمتوں پر اس کی تعریف، اس کی برتری، اس کی حمد، اس کی تسبیح اللہ کا ذکر ہی تو تھا، پھر اللہ سے مانگنا، دعا کرنا، اللہ کی طرف راغب ہونا، اللہ سے ڈرنا، یہ سب ذکر الٰہی کے مختلف انداز ہی تو تھے، جب آپ خاموش ہوتے تو بھی یاد الٰہی کرتے، ہر وقت ہر حال میں آپ کے شعور میں ذات باری موجود ہوا کرتی تھی۔ ہر سانس جو اندر جاتا یا باہر آتا، آپ کھڑے ہوتے یا بیٹھے ہوتے، چلتے پھرتے یا سوار ہوتے، سفر میں ہوتے یا حضر میں، اقامت پذیر ہوتے یا کوچ کی حالت میں ہوتے، غرض ہر دم اور ہر حال میں اللہ کو یاد فرماتے (ف ظ ق)

كَلَّآ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَيَطۡغٰٓىۙ ⑥ اَنۡ رَّاٰهُ اسۡتَغۡنٰىؕ ⑦

كَلَّآ - ہرگز نہیں

اِنَّ الۡاِنۡسَانَ - بیشک انسان

لَيَطۡغٰٓى - ضرور سرکشی کرتا ہے

اَنۡ رَّاٰهُ - (جب) کہ وہ دیکھے خود کو

طَغَى يَطْغَى طُغْيَاناً
سرکشی اختیار کرنا، حد سے نکل جانا

- رَأَى يَرَى ،رُؤْيَةً .... آنکھ سے دیکھنا، رائے رکھنا، گمان کرنا
- اردو میں: رِیا، رُویت، رُویا (خواب)، رائے، مراۃ (آئینہ)، مرئی (نظر آنے والے چیز)، غیر مرئی

اسۡتَغۡنٰى - بے نیاز

اِسْتَغْنَى يَسْتَغْنِي اِسْتَغْنَاء بے پرواہ ہونا

كَلَّآ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَيَطۡغٰٓى ۙ ٦ اَنۡ رَّاٰهُ اسۡتَغۡنٰى ؕ ٧

ہر گز نہیں، بے شک انسان سرکشی کرتا ہے
اِس بنا پر کہ وہ اپنے آپ کو بے نیاز دیکھتا ہے

Nay, but man does transgress all bounds,
In that he looks upon himself as self-sufficient.

اِنَّ اِلٰی رَبِّكَ الرُّجۡعٰی ؕ ﴿۸﴾ اَرَءَیۡتَ الَّذِیۡ یَنۡهٰی ۙ ﴿۹﴾ عَبۡدًا اِذَا صَلّٰی ؕ ﴿۱۰﴾

اِنَّ اِلٰی رَبِّكَ - بیشک آپ کے رب کی طرف ہی ہے

الرُّجۡعٰی - لوٹنا

اَ رَءَیۡتَ - کیا آپ نے دیکھا !

الَّذِیۡ یَنۡهٰی - وہ جو روکتا ہے نَهَى يَنْهَى - روکنا، منع کرنا

○ اردو میں : نہی (نہی عن المنکر)، انتہا، نہایت، منتہا، منہیات،

عَبۡدًا - ایک بندے کو

اِذَا صَلّٰی - جب وہ نماز پڑھتا ہے صَلَّى يُصَلِّي صَلَاةً نماز پڑھنا، دعا دینا

اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى ؕ ﴿٨﴾ اَرَءَيْتَ الَّذِىْ
يَنْهٰى ۙ ﴿٩﴾ عَبْدًا اِذَا صَلّٰى ؕ ﴿١٠﴾

بے شک آپ کے رب ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے
کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جو منع کرتا ہے
ایک بندے کو جبکہ وہ نماز پڑھتا ہے؟

Verily, to thy Lord is the return (of all).
Have you seen him who forbids
A servant when he (turns) to pray?

محمد اقبال

كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰىٓ ۙ ﴿٦﴾ اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ۭ ﴿٧﴾ اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى ۭ ﴿٨﴾

○ قریش کے لیڈروں کے طغیان پر سرزنش

○ یہ مال و جاہ کے گھمنڈ میں خدا سے بے نیاز و بے پروا ہو بیٹھے ہیں حالانکہ ایک دن سب کو اپنے اعمال کی جواب دہی کے لئے تیرے رب ہی کی طرف لوٹنا ہے

○ انسان اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا نہیں کرتا اور اپنے مال کی بناء پر تکبر کرتا ہے

○ اللہ کے احسانات کا تقاضا یہ تھا کہ انسان اس کا شکر گزار، تابعدار اور فرمان بردار بندہ بنتا مگر انسان کیسا ناشکرا ہے بجائے تابعدار بننے کے الٹا نافرمان اور سرکش ہو گیا ہے اور انسانیت کی حدود کو پھلانگ گیا ہے

اَرَءَيۡتَ الَّذِىۡ يَنۡهٰى ۙ ﴿٩﴾ عَبۡدًا اِذَا صَلّٰىؕ ﴿١٠﴾ اَرَءَيۡتَ اِنۡ كَانَ عَلَى الۡهُدٰٓى ۙ ﴿١١﴾

○ بغیر نام لیئے قریش کی قیادت (میں سے نمائندہ کردار ابو جہل) پر تنقید

○ جامع ترمذی میں ابن عباسؓ کی روایت .... نماز سے روکنے سے متعلق

○ یہ نافرمان اور سرکش انسان، انسانیت کی حدود کو پھلانگ گیا ہے میرے ایک بندہ کو نماز سے روکتا ہے اس کا یہ عمل انتہائی ناروا اور قابلِ سرزنش

○ جس شخص نے یہ حرکت کی اور جن لوگوں نے اس پر اظہارِ تحسین یا رضا مندی کا اظہار کیا، انھیں ایک لمحہ کے لیے اس پر سوچ لینا چاہیے تھا کہ آخر امکان تو اس بات کا بھی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا نیک بندہ ہدایت پر ہو۔ یا وہ تبلیغ و دعوت کے ذریعے لوگوں کو تقویٰ کی راہ دکھا رہا ہو تو پھر اس حرکت کا ان لے پاس کیا جواز۔ یعنی ان کے حق پر ہونے کا

اَرَءَيۡتَ اِنۡ كَانَ عَلَى الۡهُدٰٓىۙ ﴿۱۱﴾ اَوۡ اَمَرَ بِالتَّقۡوٰىؕ ﴿۱۲﴾ اَرَءَيۡتَ اِنۡ كَذَّبَ وَتَوَلّٰىؕ ﴿۱۳﴾

اَرَءَيۡتَ - کیا آپ نے غور کیا

اِنۡ كَانَ - اگر وہ ہوتا

عَلَى الۡهُدٰٓى - ہدایت پر

اَوۡ اَمَرَ - یا حکم دیتا

بِالتَّقۡوٰى - پرہیزگاری کا

اَرَءَيۡتَ -کیا آپ نے غور کیا !

اِنۡ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى -اگر اس نے جھٹلایا اور منہ پھیرا (تو اپنا ہی نقصان کیا)

اَرَءَیۡتَ اِنۡ کَانَ عَلَی الۡہُدٰۤی ۙ﴿۱۱﴾ اَوۡ اَمَرَ بِالتَّقۡوٰی ؕ﴿۱۲﴾
اَرَءَیۡتَ اِنۡ کَذَّبَ وَ تَوَلّٰی ؕ﴿۱۳﴾

تمہارا کیا خیال ہے اگر (وہ بندہ) راہ راست پر ہو
یا تلقین کرتا ہے پرہیزگاری کی
بھلا دیکھو تو سہی اگر اس نے جھٹلایا اور منہ موڑ لیا

Hast thou seen if he is on (the road of) Guidance? Or enjoins Righteousness? Hast thou seen if he denies (Allah's guidance) and turns away?

محمد اقبال

اَرَءَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰٓى ﴿۱۱﴾ اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى ﴿۱۲﴾ اَرَءَيْتَ اِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿۱۳﴾

- ان لوگوں کو سرزنش کی گئی ہے جو پیغمبر کی مخالفت پر تل گئے تھے اور آپ ﷺ کی راہ میں طرح طرح کی رکاوٹیں پیدا کر رہے تھے
- جو شخص ایسی عظیم شخصیت کو جو تقویٰ کا حکم دیتی اور اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ ریز ہوتی ہے اور لوگوں کو انکے رب کی طرف بلاتا ہے، کو روکتا اور سجدے سے منع کرتا ہے اگر خود اس کا اپنا یہ حال ہو کہ وہ حق کی تکذیب کرتا اور حق سے منہ موڑنے والا ہو تو ایسے شخص کا انجام کیا ہونا چاہیے۔
- اگرچہ اس شرط کا جواب محذوف ہے لیکن قرینہ بالکل نمایاں ہے درحقیقت اس شخص کے انجام کی سنگینی کو نمایاں کیا جارہا ہے۔ اس کا ٹھکانہ جہنم کے سواء کیا ہونا چاہیئے

اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى ﴿١٤﴾ كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ ۙ۬ لَنَسْفَعًۢا بِالنَّاصِيَةِ ﴿١٥﴾

اَلَمْ يَعْلَمْ - کیا نہ جانا اُس نے

بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى - کہ اللہ دیکھتا ہے (سب کچھ)

كَلَّا - ہرگز نہیں

لَئِنْ لَّمْ - بیشک اگر نہ

يَنْتَهِ - وہ رکا (باز آیا) اس سے

لَنَسْفَعًا - بضرور ہم گھسیٹیں گے

بِالنَّاصِيَةِ -(اس کو) پیشانی کے بال سے

اِنْتَهَى يَنْتَهِي اِنْتِهاءً
رُک جانا - باز آنا

سَفَعَ يَسْفَعُ جسم کے کسی عضو کو پکڑ کر زور سے کھینچنا

نَاصِيَه: اس کا اطلاق پیشانی پر بھی اور پیشانی کے بالوں پر بھی

اَلَمۡ یَعۡلَمۡ بِاَنَّ اللّٰہَ یَرٰی ﴿۱۴﴾ کَلَّا لَئِنۡ لَّمۡ یَنۡتَہِ ۬ۙ
لَنَسۡفَعًۢا بِالنَّاصِیَۃِ ﴿۱۵﴾ۙ

کیا وہ نہیں جانتا کہ اللہ دیکھ رہا ہے؟
ہرگز نہیں، اگر وہ باز نہ آیا تو ہم اس کی پیشانی کے بال پکڑ کر اسے کھینچیں گے

Is he then unaware that Allah seeth?
Nay, but if he cease not We will seize him by the forelock -

نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ﴿١٦﴾ فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ ﴿١٧﴾

نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ - ایک ایسی پیشانی سے جو جھوٹی ہے

خَاطِئَةٍ - خطا کار ہے خطأ غلطی ، گناہ ، صحیح سمت سے پھر جانا

- خَاطِئَہ اسم صفت Adjective

فَلْيَدْعُ - پس اسے چاہیے کہ وہ بلا لے

- دَعَا يَدْعُوْ دَعْوَةً --- بلانا ، پکارنا ، آواز دینا ، مدد کے لیئے بلانا
- اردو میں : دُعا ، داعی ، دعویٰ ، مدّعی ، مدّعا (مقصد ، غرض ، مطلب)

نَادِيَهٗ - اپنے اہل مجلس کو نداء ① پکار ۔ آواز ② مجالست (اکٹھے مل کر بیٹھنا)

- اردو میں : نداء ، منادی (اعلان) ، ندوہ (مجلس ، اجتماع ، انجمن ، کلب)

نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ۚ ١٦ فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ ۙ ١٧

اُس پیشانی کو جو جھوٹی اور سخت خطا کار ہے
وہ بلا لے اپنے حامیوں کی ٹولی کو

A lying, sinful forelock!
Then, let him call (for help) to his council (of comrades)

سَنَدۡعُ الزَّبَانِيَةَ ﴿۱۸﴾ كَلَّا ؕ لَا تُطِعۡهُ وَاسۡجُدۡ وَاقۡتَرِبۡ ۩ ﴿۱۹﴾ ع

سَنَدۡعُ - قریب ہے ہم بلالیں گے

الزَّبَانِيَةَ - سپاہیوں (فرشتوں) کو

پولیس کے سپاہی

كَلَّا -ہرگز نہیں

لَا تُطِعۡهُ - نہ آپ مانیں اس کی (بات)

وَاسۡجُدۡ - اور آپ سجدہ کریں

وَاقۡتَرِبۡ - اور آپ قربت اختیار کریں (اللہ کی)

سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ۝١٨ كَلَّا ۚ لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَ
اقْتَرِبْ ۩ ع ۝١٩

ہم بھی عذاب کے فرشتوں کو بلالیں گے

ہر گز نہیں، اُس کی بات نہ مانو اور سجدہ کرو اور (اپنے رب
کا) قرب حاصل کرو

We will call on the angels of punishment (to deal with him)! Nay, heed him not: But prostrate thyself, and draw near (unto Allah).

محمد اقبال

كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ ۙ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ ۙ (۱۵) نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ۚ (۱۶) فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ ۙ (۱۷)

- بد تمیزی کرنے والے کے عقیدہ کے حوالے سے اسے خود فیصلہ کرنے کی دعوت - اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰہَ یَرٰی
- وہ خوب جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر وقت ہر شخص کی حرکات و سکنات کو دیکھتا اور جانتا ہے۔ لیکن حق دشمنی اور سرکشی نے اس کی آنکھوں پر ایسا پردہ ڈال دیا ہے اور دماغ کو ماؤف کر دیا ہے
- یہ شخص جو دھمکی دیتا ہے کہ اگر محمد ﷺ نماز پڑھیں گے تو وہ ان کی گردن کو پاؤں سے دبا دے گا، یہ ہرگز ایسا نہ کر سکے گا

كَلَّا لَئِن لَّمْ يَنتَهِ ۙ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ ﴿١٥﴾ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ﴿١٦﴾ فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ ﴿١٧﴾

- ابو جہل کے دھمکی دینے پر جب رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اس کو جھڑک دیا تھا تو اس نے کہا تھا کہ اے محمدؐ، تم کس بل پر مجھے ڈراتے ہو، خدا کی قسم اس وادی میں میرے حمایتی سب سے زیادہ ہیں۔مکہ مکرمہ میں مجھ سے زیادہ بڑے جتھے اور مجلس والا کوئی نہیں ہے.
- اس کا جواب اللہ نے خود دیا، اس پر فرمایا جارہا ہے کہ یہ بلا لے اپنے حمایتیوں کو۔ ہم اپنی پولیس، یعنی ملائکہ عذاب کو بلالیں گے کہ وہ اس کی اور اس کے حمایتیوں کی خبر لیں۔
- اور پھر اللہ کے سپاہیوں نے اس کی خوب خبر لی

كَلَّا ۭ لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۩ ﴿١٩﴾

- آپ ﷺ کو صبر واستقامت کی تلقین کہ ان سرکشوں کی بے ہودگیوں کی ذرا پرواہ نہ کرو اور اپنے رب سے قریب تر ہو جاؤ
- اے نبیؐ، آپ بے خوف اسی طرح نماز پڑھتے رہیئے، اور اس کے ذریعہ سے اپنے رب کا قرب حاصل کیجیئے
- صحیح مسلم وغیرہ میں حضرت ابوہریرہ کی روایت ہے کہ " بندہ سب سے زیادہ اپنے رب سے اس وقت قریب ہوتا ہے جب وہ سجدہ میں ہوتا ہے "
- مسلم میں حضرت ابوہریرہ کی یہ روایت بھی آئی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ یہ آیت پڑھتے تھے تو سجدہ تلاوت ادا فرماتے تھے